سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا مد لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۹

۶ - محرم سنہ ۱۳۲۴ ھجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع

جمعۃ المبارک

نمبر ۹ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دو ا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ار

عام قیمت بابعد سے فی پرچہ ۲ار جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے۔ ان سے بحساب بابعد لیجائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ مینیجر

لوکل ... عہ ... افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شده با جان بدر خواهد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم از دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

"۲۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء الہام درد ناک دکھ اور درد ناک واقعہ"

اس کے بعد رویا مین دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں مین سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی یکایک مر گئی

یہ سنکر مین اٹھا ہون کہ اپنے گھر مین اطلاع کرون کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ مین اور چلنے کو ہتا کہ بیداری ہو گئی۔

یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ زلزلہ آنے کو ہے۔

فرمایا۔ اس کے معنے یہ ہین۔ کہ اسی زلزلہ کو جو ہوا اصل زلزلہ نہ سمجھو بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔

"پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

گذشتہ سال کے ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کئی دفعہ اللہ تعالی کی متواتر وحی سے اس بات کی خبر دیگئی تہی۔ کہ ایک اور شدید زلزلہ آنیوالا ہے۔ چنانچہ یہ پیش گوئیان بذریعہ رسالہ الوصیت صفحہ ۳ و ۴ و ۱۴ مین تصریح شائع ہو چکی ہین۔ اور نیز بذریعہ اخبار بدر والحکم و میگزین وعلیحدہ اشتہارات کے بہت دفعہ شائع ہو چکی ہین۔ جس پر ہمارے مخالفین بالخصوص اخبار والوں نے مثلاً پیسہ اخبار وغیرہ نے بہت ہنسی اڑائی۔ اور جاپانی پروفیسر ادموری کی بات پر یقین کیا۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئے گا۔ اور حضرت کی پیشگوئیون پر ناجائز حملے کئے۔ لیکن خدا کے مسیح نے اپنے خدا کی بات پر یقین کر کے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے بار بار اس خبر کو شائع کیا۔ چنانچہ آخری اشاعت رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کی عبارت کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہین اور وہ یہ ہے۔

"اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن مین ہین صفحہ ۴۔

پھر صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام مین آیا تہا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار مین ہی آئیگا۔ اور چونکہ آخر جنوری مین بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے یعنی اسی جنوری کے آخیر پر خوف کے دن شروع ہون گے اور غالباً مئی کے آخیر تک وہ دن رہینگے"۔

یہ الفاظ الہام الٰہی کے ہین جو خلقت کو بدیون کے چھوڑنے اور نیکی کے اختیار کرنیکے واسطے توجہ کرنے کے لئے بار بار لکھے گئے۔ مگر افسوس ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ کی طرح کسی نے اس طرف توجہ نہ کی بلکہ ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اگر ان کو ہنسی کیا تو کلام الٰہی ۲۷ اور ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب کو ایک بجکر بیس منٹ پر پورا ہوا۔ اور ایک زلزلہ آیا جو پہلے ۴۔ اپریل سے زیادہ تیز تہا اور سب لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یقین کیا کہ خدا کی بات کے پورا ہونیکا یہی وقت ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی پیشگوئی کا زلزلہ کے آنے کی خبر رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۴ مین موجود ہے ایک اور پیشگوئی خدا تعالی نے فرمائی جو اسی صفحہ ۱۴۔ رسالہ مذکورہ مین درج ہے جو اسی واقعہ زلزلہ کی نسبت خبر دیتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

(رسالہ الوصیت دیکھو صفحہ ۱۴)

قال ربّك انه نازل من السماء ما یرضیك

یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک بات ایسی آسمان سے نازل ہوگی جو تجھے خوش کر دیگی سو الحمد للہ والمنۃ کہ وہ بات یہی زلزلہ تہا جو ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو یعنی اس رات کو جو بدھ سے پہلے آتی ہے بعد آدہی رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب آگیا جس نے ہمین خوش کر دیا اور زبان ... کو ... کر دیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اسی جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کے بعد نہ صرف اس جگہ ہی زلزلہ آیا ہے بلکہ امریکہ کے مختلف مقامات مین بھی انہی بہار کے ایام مین نہایت تباہ کن زلزلے آ چکے ہین اور یہ تمام زلزلے اس پیشگوئی کے مطابق واقع ہوئے ہین جو آخری اشتہار الوصیت مین شائع ہوئی تہی چنانچہ اشتہار الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے یہ الفاظ ہین

"دو حوادث کے بارہ مین جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کرینگے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تہی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو"۔ اس پیشگوئی کے مطابق علاوہ پنجاب کے ایکوئیڈور کولمبیا۔ مارٹی نیک۔ سینٹ پیری۔ سینٹ ڈومن سینٹ ھو صوا اور دیگر مختلف مقامات مین زلزلہ آیا۔ چونکہ آج اخبار کی آخری کاپی کے چھپنے کا دن ہے اس واسطے زیادہ تفصیل اگلے اخبار مین درج ہو گی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ انشاء اللہ

اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے اپنے خریداروں مین تحریک کی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے بہتر کوئی میگزین نہین۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے یہ خط و کتابت کی ہے۔ کہ اگر آپ رسالہ مین حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا ذکر نہ کرین۔ تو مین بہت سے خریدار پیدا کردون۔ اس پر ادہر صاحب وطن کو ملانوں نے مرزائی کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور ادہر ہمارے بعض دوستون کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اس کے متعلق حضرت مولوی محمد علی ایم۔ اے کی آخری چٹھی جو صاحب وطن کے نام ہے۔ اور میرے پاس چھپنے کیواسطے آئی ہے۔ تمام غلط فہمیون کو دور کرنے کے واسطے کافی ہے

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تازہ تحریک جو اخبار وطن کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ہمارے بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارا جو کچھ اس مصالحت سے منشاء ہے۔ وہ یہ نہین کہ ہم اپنے عقیدوں کو چھوڑ دین۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس کے دعاوی کے دلائل کو ہم الگ ضمیمہ مین بیان کرین گے۔ باقی رہا اسلام۔ سو ہم وہی اسلام پیش کرین گے۔ اور وہی پیش کر سکتے ہین جو ہمین ہمارے پاک امام نے سکہایا ہے۔ ہم موجودہ اسلام کے قائل نہین۔ اور نہ ہین۔ اس کو پیش کرین گے۔ احباب کی مفصل اطلاع کے لئے مین مناسب خیال کرتا ہون کہ آپ اس چٹھی کو جو اخبار وطن کو بھیجی گئی ہے۔ نقل اپنے اخبار مین چھاپ دین۔ تاکہ احباب کا اس تجویز کا اصل منشاء معلوم ہو جائے

وھو ھذا

مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا کارڈ پہنچا۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس حصہ پنجاب مین جو علماء کے زیر اثر ہے۔ اس سلسلہ کی ... مخالفت ہے ... سے سخت حملے کئے جاتے ہین۔ اور شب و روز یہی کوشش ہے۔ کہ اس سلسلہ کو بدنام کیا جاوے۔ اگر سلسلہ کی صورت بدلنے مین صرف آپ سے ہی تعلق ہو۔ تو اور صورت ہے مگر یہاں بدظنی انتہا تک پہونچی ہوئی ہے ہان بعد کی نشیں زنیوں کے تدارک کے لئے پہلے معاملہ کو صاف کر لینا اور کہولکر بتا دینا زیادہ مفید ہے۔ سو اول امر تو وہی ہے جس کو مین گذشتہ خط مین بھی لکہہ چکا ہون۔ کہ جس صورت مین ضمیمہ یا الگ رسالہ نکالنے کے لئے کثیر اخراجات درپیش ہین۔ تو اس کام کو اتنی جلدی کیونکر شروع کیا جا سکتا ہے آپ فرماتے ہین۔ کہ ضمیمہ ابھی نکالا جاوے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک قوم جو پانچ سال سے رسالہ کے ابتدائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء۔ الہام "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ"

اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی یکایک مر گئی

یہ سنکر میں اُٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ زلزلہ آنے کو ہے۔

فرمایا۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اسی زلزلہ کو جو ہوا اصل زلزلہ نہ سمجھو بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔

"پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

گذشتہ سال کے ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی دفعہ اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی سے اس بات کی خبر دیگئی تھی۔ کہ ایک اور شدید زلزلہ آنیوالا ہے۔ چنانچہ یہ پیش گوئیاں بذریعہ رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ میں تصریح شائع ہو چکی ہیں۔ اور نیز بذریعہ اخبار بدر و الحکم و دیگر ہیں و علیحدہ اشتہارات کے بہت دفعہ شائع ہو چکی ہیں۔ جس پر ہمارے مخالفین بالخصوص اخبار وطن و اہلحدیث و پیسہ اخبار وغیرہ نے بہت ہنسی اڑائی۔ اور جاپانی پروفیسر اوموری کی بات پر یقین کیا۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئے گا۔ اور حضرت کی پیشگوئیوں پر ناجائز حملے کئے۔ لیکن خدا کے مسیح نے اپنے خدا کی بات پر یقین کر کے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے بار بار اس کو شائع کیا۔ چنانچہ آخری اشاعت رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کی عبارت کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

"اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں صفحہ ۴۔

پھر صفحہ ۱۴ میں لکھا ہے چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے (یعنی اسی جنوری کی آخیر پر) خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے آخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

یہ الفاظ الہام الٰہی کے ہیں جو خلقت کو بدیوں کے چھوڑنے اور نیکی کے اختیار کرنیکیواسطے توجہ کرنے کے لئے بار بار لکھے گئے۔ مگر افسوس کہ پہلے انبیاء کے زمانہ کی طرح کسی نے توجہ نہ کی بجز سعید لوگوں کے سو یہ کلام الٰہی ۲۷ اور ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب کو ایک بجکر بیس منٹ پر پورا ہوا۔ اور ایک زلزلہ آیا جو پہلے ۴۔ اپریل سے زیادہ تیز تھا اور سب لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یقین کیا کہ خدا کی بات کا پورا ہونیکا یہی وقت ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی زلزلہ کے ساتھ جو رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۴ میں موجود ہے ایک اور پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی جو اسی صفحہ ۱۴۔ رسالہ مذکورہ میں درج ہے جو اسی واقعہ زلزلہ کی نسبت خبر دیتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک (دیکھو صفحہ ۱۴ رسالہ الوصیت)

یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک بات ایسی آسمان سے نازل ہوگی جو تجھے خوش کر دیگی سو الحمد للہ والمنتہ کہ وہ بات یہی زلزلہ تھا جو ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو یعنی اس رات کو جو بدھ سے پہلے آتی ہے بعد آدھی رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب آگیا۔ جس نے ہمیں خوش کر دیا اور نادان مکذبوں کو روسیاہ کر دیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اسی جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کے بعد نہ صرف اس جگہ ہی زلزلہ آیا ہے بلکہ امریکہ کے مختلف مقامات میں بھی انہی بہار کے ایام میں نہایت تباہ کن زلزلے آچکے ہیں اور یہ تمام زلزلے اس پیشگوئی کے مطابق واقع ہوئے ہیں جو آخری اشتہار الوصیت میں شائع ہوئی تھی چنانچہ اشتہار الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے یہ الفاظ ہیں "حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گی اور شدت سے آئیں گی اور قیامت کا نمونہ ہونگی اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گی اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا انپر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو" اس پیشگوئی کے مطابق علاقہ جات پنجاب کے ایکویڈور کولمبیا۔ مارٹی نیک۔ سینٹ پیری۔ سینٹ ونسینٹ ۔۔۔

اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے اپنے خریداروں میں تحریک کی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے بہتر کوئی میگزین نہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے یہ خط و کتابت کی ہے۔ کہ اگر آپ رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا ذکر نہ کریں۔ تو میں بہت سے خریدار پیدا کردوں۔ اس پر ادہر صاحب وطن کو ملانوں نے مرزائی کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور ادہر ہمارے بعض دوستوں کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اس کے متعلق حضرت مولوی محمد علی ایم۔ اے کی آخری چٹھی جو صاحب وطن کے نام ہے۔ اور میرے پاس چھپنے کیواسطے آئی ہے۔ تمام غلط فہمیوں کو دور کرنے کے واسطے کافی ہے

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تازہ تحریک جو اخبار وطن کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ہمارے بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارا جو کچھ اس مصالحت سے منشاء ہے۔ وہ یہ نہیں کہ ہم اپنے عقیدوں کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس کے دعاوی کے دلائل کو ہم الگ ضمیمہ میں بیان کریں گے۔ باقی رہا اسلام۔ سو ہم وہی اسلام پیش کریں گے۔ اور وہی پیش کر سکتے ہیں۔ جو ہمیں ہمارے پیارے امام نے سکھایا ہے۔ ہم مردہ اسلام کے قائل نہیں۔ اور نہ ہیں۔ اس کو پیش کریں گے۔ احباب کی مفصل اطلاع کے لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اس چٹھی کو جو اخبار وطن کو بھیجی گئی ہے۔ نقل اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ تاکہ احباب کا اس تجویز کا اصل منشا معلوم ہو جائے

وھو ھذا

مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا کارڈ پہنچا۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس حصہ پنجاب میں جو علماء کے زیر اثر ہے۔ اس سلسلہ کی کسقدر مخالفت ہے۔ اعلیٰ ادنیٰ بات پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں۔ اور شب و روز یہی کوشش ہے۔ کہ اس سلسلہ کو بدنام کیا جاوے۔ اگر سلسلہ کی صورت بدلنے میں صرف آپ سے ہی تعلق ہو۔ تو اور صورت ہے مگر یہاں بدظنی انتہا تک پہنچی ہوئی ہے ان بدگمانیوں کے تدارک کے لئے پہلے معاملہ کو صاف کر لینا اور لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے۔ سو اول امر تو وہی ہے جس کو میں گذشتہ خط میں بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ جس صورت میں ضمیمہ یا الگ رسالہ نکالنے کے لئے کثیر اخراجات درپیش ہیں۔ تو اس کام کو اتنی جلدی کیونکر شروع کیا جا سکتا ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ ضمیمہ ابھی نکالا جاوے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک قوم جو پانچ سال سے رسالہ کے ابتدائی

...گ...متعدد مقامات میں زلزلہ آیا۔ چونکہ آج اخبار کی آخری کاپی کے چھپنے کا دن ہے اس واسطے زیادہ تفصیل اگلے اخبار میں درج ہوگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

انشاء اللہ

اخراجات کی متحمل ہوئی۔ اور سینکڑوں میں ہزاروں کا نقصان برداشت کر کے اس رسالہ کو جاری کیا تھا۔ لیکن آج اس کل قوم کو الگ کر کے اس رسالہ کو اس مشن سے قطعاً بے تعلق کر دیا جاوے اور ان کو ان کا معاوضہ بھی کچھ نہ دیا جاوے۔ اگر آپ کو صرف اس تجویز کی خاطر کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کو جو احمدی مشن کا آرگن تھا۔ اس مشن سے الگ کرنا چاہا — مرزائی کہا جاتا ہے تو آپ میری پوزیشن پر بھی غور فرما دیں۔ کہ جس مشن کے آرگن کو اس مشن سے الگ کیا جاوے گا۔ اس کے خیالات اس الگ کرنے والے کے متعلق کیا ہوں گے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ میرے اکثر احباب نے بہت زیادہ حسن ظنی سے کام لیا ہے۔ مگر کثرت سے ایسے خطوط میرے پاس آئے ہیں۔ کہ لوگ حیرانی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ تجویز کیوں کی گئی ہے۔ ابتدائی تجویز میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ یہ صدمہ جو سلسلہ احمدیہ کو ریویو آف ریلیجنز کے الگ کر لینے سے پہونچے گا۔ اس کا ایک چھوٹا سا معاوضہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سلسلہ کے متعلق ہم ایک الگ رسالہ جاری کر دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اس کا کچھ بھی معاوضہ نہیں۔ اخباروں کے قائم کرنے اور چلانے میں جو دقتیں پیش آتی ہیں ان کا اندازہ آپ تو کر سکتے ہیں۔ پھر آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ تجویز جو منظور کی گئی تھی۔ اس میں اس سلسلہ کو کس قدر بڑی قربانی کرنی پڑی تھی۔ پس اگر یہ چھوٹی سی بات جو پیش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ نئے رسالہ کا اجرا کثیر اخراجات کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک ایک ہزار رسالہ کی امداد کا وعدہ نہ ہو اس وقت تک نئی ترتیب کو شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر بھی بدظنی پیدا ہو سکتی ہے تو میں نہیں جانتا کہ یہ کام کیونکر چلیگا۔ جن لوگوں کے دلوں میں ہماری طرف سے ایسی بدظنی ہے۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا نہایت مشکل ہے۔ میں احمدی قوم پر یہ ظلم ہرگز روا نہیں رکھ سکتا کہ ایک تو ان کا رسالہ ان کے سلسلہ سے الگ کیا جاوے اور دوسرا ان کو اس کا معاوضہ بھی کوئی نہ دیا جاوے اور نہ ہی احمدی قوم اس تجویز کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے بھی اتفاق کر سکتی ہے۔ پس آپ پسند کریں۔ تو اس امر کا اعلان کر دیں اور اس تحریر کو چھاپ کر شائع کر دیں کہ جب تک ایک ہزار رسالہ کی اعانت کا وعدہ نہ ہوگا۔ جس میں سے پانسو کی قیمت پیشگی وصول ہو جاوے اس وقت تک نئی تجویز عمل میں نہیں آسکتی۔ افسوس ہے کہ آپ ایک ہی پہلو پر زور دیتے ہیں۔ کہ احمدی قوم کل نقصان برداشت کرے اور دوسرے پہلو پر غور نہیں فرماتے۔

امر دوم۔ جو آپکے اس خط نے میرے دل میں سوال اٹھایا ہے یہ ہے کہ جب صورت میں میری اس چھوٹی سی التماس کو بدظنی پر محمول کیا گیا ہے تو آئندہ خدا جانے اس کام میں کیسی کیسی بدظنیاں پیدا ہونگی اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئینگی۔ اس لئے قبل اس کے جو میں کچھ دوسرے کا ایک پیسہ بھی اعانت میں لوں کھولکر بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ بعد میں کوئی وقت اور جھگڑا نہ ہو کہ ہماری طرف سے صرف یہ وعدہ ہے

کہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے دلائل کو اس رسالہ میں پیش نہ کرینگے اور ان کو ضمیمہ میں پیش کرینگے لیکن سب باتوں کو چھوڑ کر میں جو کچھ اس رسالہ میں لکھوں گا۔ اس میں اپنے عقاید کا پابند ہونگا اور یہ منافقانہ کارروائی مجھسے ہرگز نہ ہو سکیگی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤں۔ مثلاً میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور یہی ایک خصوصیت ہے جو اس کو تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے اور کہ اللہ تعالیٰ جس طرح سے قدیم زمانہ میں اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا تھا اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ میں چونکہ علی البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہوں اس لئے یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اسلام کی فضائل اور اس کی خصوصیات کو بیان کرتے وقت میں اس بات کو چھپا لوں اور اس کا ذکر نہ کروں۔ ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ ایسا ہی میں اس عقیدہ پر قائم ہوں اور علی البصیرت قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور کسی نبی کو کسی قسم کی فضیلت آپ پر نہیں دیجگی۔ اور آپکے معجزات بھی سب نبیوں سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ بین ہیں اور کہ ایسے معجزات جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مردوں کا زندہ کرنا یہ واقعی اور حقیقی معنوں میں صحیح نہیں ہیں اور نص صریح فیمسک التی قضی علیہا الموت کے خلاف ہیں ہاں اس رنگ میں وہ صحیح ہیں کہ آپ روحانی مردوں کو زندہ کرتے تھے یا یہ کہ ایک مریض جس کی حالت بالکل موتی کی طرح ہو گئی ہو۔ وہ آپ کی دعا سے اچھا ہو گیا ہو اور ایسا ہی میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ پر قائم ہوں کہ کسی بشر کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات میں شریک نہیں کیا پس یہ صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ بھی پرندوں کے خالق تھے جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے یا یہ کہ ایک ایسا دجال آئیگا جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مالک بن بیٹھیگا اور مردوں کو زندہ کریگا اور جہاں چاہیگا بارش برسائیگا ایسے اعتقاد میرے نزدیک مشرکانہ ہیں اور انکی بیخ کنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ یہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اس امت کے ساتھ سچا وعدہ ہے کہ آنحضرت کے خلفا اسی امت ہونگے باہر سے کوئی نہیں آئیگا۔ اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہیں آسکتا کہ اس کو بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ملی ہو اور خدا تعالیٰ کی وہ انعام جن کا دروازہ اس نے اس امت کیلئے کھلا رکھا ہے یعنی مکالمہ مخاطبہ کی انعام وہ بدوں وساطت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسر جنگ بزور شمشیر دین پھیلانیکے نہ تھے۔ اور نہ ہی آپکے کسی سچے جانشین کے جنگ اس غرض کے لئے تھے کہ جو لوگ اسلام کو قبول نہ کریں ان کو تہ تیغ کیا جاوے اور نہ کوئی ایسا شخص آپکے بعد آنیوالا ہے۔ جو بزور شمشیر دین کو پھیلائے۔ اور جسقدر حدیثوں سے یہ معلوم ہو وہ

وضعی ہیں۔ خدا کا دین اس کے نشانوں اور دلائل اور براہین سے ہی پھیلیگا۔ اور میں اس عقیدہ پر بھی قائم ہوں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں جیسا کہ دوسرے تمام نبی ان سے پہلے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بعد فوت ہو گئے ہیں اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر زور نہ دیا جاوے۔ اس وقت تک عیسائی مذہب کی ترقی نہیں رک سکتی۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی عیسائی مذہب کا شہتیر ہے۔ میرے نزدیک حضرت عیسیٰ کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا عیسائی مذہب کی تائید کرنا ہے اور اسلام کی عظمت کبھی قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ غلط عقائد کے خلاف پورے زور سے جہاد نہ کیا جاوے۔

میں نے یہ باتیں اس لئے نہیں لکھیں کہ ان سب کا ذکر بار بار رسالہ میں کیا جائیگا بلکہ اس لئے کہ اگر کسی موقعہ پر بحث کرنی پڑی اگر ان سوالوں میں سے کوئی سوال میرے سامنے آئیگا۔ تو اسے میں اپنے عقیدہ کے مطابق لکھونگا اور کھولکر لکھونگا۔ جس چیز کو الگ کرنا ممکن ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہے اور اس دعویٰ کے دلائل اور پیشگوئیاں اور نشانات وغیرہ۔ اور اگر آپ غور کرینگے تو آپ آسانی سے سمجھ لینگے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ رسالہ کی کوئی ایسی صورت بن سکے جسمیں ان باتوں کا ذکر ہی نہ آئے۔ خواہ مخواہ انکو درمیان میں لانا میرا مطلب نہیں ہے مثلاً جہاں انکی ضرورت نہ تھی۔ جیسے پردہ۔ تعداد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی سود وغیرہ کے مضامین میں جو لکھے جا چکے ہیں انمیں کہیں ان باتوں کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ کوئی شخص مانع نہ تھا۔ مگر ان چند فرعی مسائل پر اسلام محدود نہیں ہزاروں بحثیں ایسی کرنی پڑینگی جنمیں ان باتوں کا ذکر آئیگا پس بجائے اس کے کہ بعد میں کوئی عہد شکنی کا الزام ہم پر لگایا جاوے میں پسند کرتا ہوں کہ یہ بات کھولکر پہلے ہی پیش کر دی جاوے۔ اس کے بعد آپکے ناظرین ہی بتا سکیں گے ... جو لوگ مدد دینا چاہتے ہیں اور جب ان کی تعداد حد معین تک پہنچ جاوے۔ تو نئی ترتیب کو شروع کر دیا جاوے۔ میں نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف مثال کے طور پر ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس تحریر کو چھاپ کر اپنے ناظرین کی رائیں اس کے متعلق معلوم کرینگے۔ اس قدر جلدی کرنا مناسب نہیں بلکہ جسقدر دیر سے اور پوری بحث ہو چکنے کے بعد یہ تجویز عمل میں آئیگی اسیقدر دیرپا ہوگی۔ عجلت میں پیچھے نقصان بہت ہوتا ہے والسلام۔ مہربانی کر کے اس جمعہ کے پرچہ میں اسے درج فرما دیں۔

خاکسار محمد علی۔ از قادیان

نوٹ۔ میں تو اس بات سے بھی حیران ہوں کہ ان باتوں کو الگ کر کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کونسا اسلام غیر قوموں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے اسمیں خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابد تک کھلا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے اس ... اسلام کی توحید پھر کیا فضیلت ہے یہودی بھی خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور برہمو وغیرہ بھی رسالت کا ثبوت اسمیں نہیں رہتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ بھی چراغوں کو روشن کریں اگر وہ نور جو نبی کو پہنچا ہے اس کا کوئی حصہ اس کی امت کو نہیں پہنچتا تو اس کی تعلیم سے کیا فائدہ اور اس کی رسالت کس طرح ثابت ہوگی یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اور اس کو چھوڑ کر اسلام کو پیش کرنا تشبیہ ...

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعود

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی مین شائع فرمایا تھا۔ اس نسخہ مین جسقدر تفصیل نام بنام لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہین کیونکہ پیشگوئیون کا عموماً یہ رنگ نہین ہوتا۔ لیکن کم از کم یہ نسخہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی ہوئی کتابون مین پایا جاتا ہے۔ اور اس سے اور نہین تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اسلام مین تیرھوین صدی کے آخر اور چودھوین صدی کے ابتدا مین تھا۔ نظم درج ذیل کی جاتی ہے۔

راست گویم بادشاہے درجہان پیدا شود
نام تیمورے بود صاحبقران پیدا شود

بعد ازاں میرزا محمد وارثش گردد پدید
والئے صاحب قران اندر زماں پیدا شود

چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں اخواں شاہ انس وجان پیدا شود

بعد ازاں گردد عمر شاہنشہ مالک رقاب
گرددآں ہم مدعیش ہم درآں پیدا شود

شاہ نادر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
پس بدہلی والئے ہندوستان پیدا شود

از سکندر چوں رسد نوبت با براہیم شاہ (لودی)
ایں یقیں داں فتنۂ در ملک آں پیدا شود

باز نوبت از بہمایوں چو رسد. از لایزال
ہم دراں افغان یکے از آسمان پیدا شود

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
آں کہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود

میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
تاکہ قدر و منزلت زاں قدرداں پیدا شود

شاہ شاہاں مہربانیہا کند برحال او
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود

تازماں آگہ او لشکر بیارد سوئے ہند
شیر شاہ فانی شود. یورش براں پیدا شود

پس ہمایون میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں اکبر شہ کشورستاں پیدا شود

بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
وارث او درجہاں شاہجہاں پیدا شود

چوں کند عزم سفر زیں جا سوئے دار البقا
ثانی صاحب قراں شاہ جہاں پیدا شود

بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
تاکہ پورش خورد پیش آں کلاں پیدا شود

رخنہا گردد بعالم. ملک او گردد خراب
از عجائبہا چہ گرداب جہاں پیدا شود

در تحیر خلق افتد چوں جہاں گردد چنیں
ہمتر از آسمان آتش فشاں پیدا شود

راستی کمتر شود کبر و دغل گردد فزوں
دوست دشمن میشود شاں اندراں پیدا شود

ہمچناں دو عشر یا سہ بادشاہی او کند
تا ز فرزنداں کوچک بعد ازاں پیدا شود

او برادر بر کند از حکم خود اندر جہاں
والئے از خلق عالم سر فشاں پیدا شود

اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
وانکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود

خلق را فی الجملہ ایذا دور و دگر دو سکون
[illegible] پیدا شود

ایں چنیں تا چند سال او پادشاہی را کند
عاقبت از کوشکے ابدالیاں پیدا شود

از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
خرم در گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود

ہمچنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
آں کسے آید دریں شاہ زماں پیدا شود

نادر آید ہم ز ایران او ستاند ملک ہند
قتل دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود

چوں کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
[illegible] پیدا شود

بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
از بہ ملک ہند آید حکم آں پیدا شود

قوم سکھاں جبر و ستمہا کند بر مسلمین
تا چہل ایں دور بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام
تا صدی حکمش میان ہندیان پیدا شود

از برائے دفع دجالے ہمے گویم شنو
عیسیٰ احمد مہدی آخر زماں پیدا شود

پانصد و ہفتاد ہجری تا ز من ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آں پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تیغ اسلام

اے ہمدردان اسلام۔ کب تک خواب خرگوش سے بیدار نہ ہوگے۔ دیکھئے زمانہ گرگٹ سا رنگ بدلا اور کچھوے کی طرح پاؤں نکالے۔ آج اس بت پرست گروہ (ہنود) نے ایک نرالا ادب وہار آریہ دھرم گھڑ اس اسلام کیلئے آرا اٹھایا۔ اور آنکھیں دکھلانے لگا۔ جس نے جہالت کی پٹی کو کاٹ کر جہان کی آنکھیں کھولدین۔ ادہر پادری بھی پاؤں پھیلانے لگے۔ اور اپنی اسی منسوخ شدہ کتاب کی تائید مین گاؤں گاؤں شہر شہر اپنے لکچرار کا دام بچھانے لگے۔ یون سادہ لوح مسلمانون کو خصوصاً دیہاتیوں کو اسلام سے ورغلا کر آریہ اور عیسائی بنانے لگے۔ یہ ہی نہین۔ بلکہ ان باطل مذاہب کے اخبارات نے تو اس ظلم پر کمر کسی کہ الامان۔ ہمارے آقا رسول پاک صاحب لولاک سرور کائنات کی شان مبارک مین ایسی ایسی بے ادبیاں اور گستاخیاں لکھنی شروع کین کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہین۔ اف۔ وہ اسلام جس کے سایہ سے کفار عالم کانپتے تھے۔ اور جسکی صدا سے آسمان گونجتے تھے۔ آج اس پر کیسے کیسے بے جا حملے ہو رہے ہین۔ ہائے افسوس۔ مسلمان اب بھی کروٹ بدلنے کا نام تک نہین لیتے۔ ورنہ انکی کیا مجال تھی۔ جو اسلام جیسے جلیل القدر مذہب سے آنکھ بھی ملا سکتے۔ آہ اے اسلامی حمیت تو کدہر چلی گئی اور اے اسلامی ستارے تو کہاں ہے۔ آ۔ اور جلد آ دیکھ۔ تیرے طالب ابھی بیدار مین بالکل سو ہی نہین گئے۔

صوبہ پنجاب مین جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ وہین سے تیسا کا نہ اخبار مسلمانوں نے جھپکے ہین افسوس مسلمانوں کی طرف سے ایسے اخبار بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہین جو ان بے ادبوں کو ادب سکھائین اور اپنے ناواقف مسلمان بھائیون کے دلون سے وہ شکوک بد (جو ان کی وجہ سے ہون) مٹائین چونکہ اب گستاخانہ اخبارات کی تعداد برساتی مینڈکون کی طرح روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ جن کی ٹرٹراہٹ کی صدا ہر مسلمان کے کان تک پہنچکر ان کا دل دکھا رہی ہے۔ علاوہ ازین اب بھلا ہم کہاں تک صبر کئے جاوین اور یہ کیونکر اور کن آنکھون سے دیکھے جاوین۔ کہ ہمارے بیچے بے عیب پاک دین پر اور ہمارے پیارے معصوم نبی پر جھوٹے الزام لگائے جائین۔ اور ہم چپ چاپ دیکھتے رہین۔ آخر ہمین اس اسلامی حمیت نے غیرت دلائی۔ تو ہم نے ان دشمنان دین کے سر کچلنے کے لئے اخبار تیغ اسلام فی الحال عشرہ وار جاری کر دیا ہے۔ جو ان بیجا حملہ آورون کے لئے ایک تیغ آبدار کا حکم رکھتا ہے۔ مضامین بہ تفصیل ذیل ہین۔ (۱) اسلامی تقاضیات (۲) انجیل مروجہ کی تردید (۳) ویدون کے جان دیا نند کے حصال (۴) تیغ آبدار بر حملہ کفار (۵) مختلف کارآمد نسخے ونظم با اثر (۶) اسلامی خبرین (۷) عام خبرین۔ (۸) غیر ممالک کی خبرین وغیرہ قیمت سالانہ پیشگی للعہ پہنچ جانے پر کہ ہر ماہ ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

خوشخبری۔ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء سے پیشتر کے خریدارون کو انعام مین ایک ایک گھڑی ۲۴ گھنٹہ چابی کی انعام مین دیگئی ہے۔ چونکہ اب تیغ اسلام کی اشاعت کو ترقی دینا منظور ہے۔ اس لئے اس خوشخبری [illegible] ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر جو صاحب تیغ اسلام کی خریداری کی کے لئے پیشگی قیمت روانہ فرمائین گے۔ ان سے بجائے للعہ روپیہ کے ہے قیمت اخبار لے کر وہی راسکوپ جیبی گھڑی ۲۴ گھنٹہ چابی کی معہ گارنٹی ۲ سال انعام مین دی جاویگی۔ لیکن یہ رعایت پر رعایت صرف

۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء تک کے لئے ہی ہے۔ بعد انعام پر انعام کے لئے خط وکتابت فضول ہے۔ البتہ کم استطاعت طلبا وغیرہ جو یکمشت بہے ادا نہیں کرسکتے۔ ان سے بطور قسط بھی قیمت اخبار لے کر وہی انعامی گھڑی انعام میں دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلی قسط عہ ۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر روانہ کریں۔

انعامی گھڑی۔ یہ گھڑی عام گھڑیوں میں شامل نہیں ہے بلکہ اس کے پُرزے نہایت ہی مضبوط اور پائیدار ہیں۔ جن پر ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ اسی لئے ہم اس کے چلنے کی گارنٹی ۷ سال کی لکھکر دیتے ہیں۔ اس کے پیچھے دو ڈہکنے ہیں۔ جو گرد وغبار سے گھڑی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ڈائل چینی کا ہے۔ گاغذی نہیں چابی اُوپر سے پھرائی جاتی ہے۔ اور سوئیاں بھی اُوپر سے ہی پن دبا کر گھمائی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ خوبی یہ ہے۔ کہ اس کا سپرنگ یعنے چابی دینے کی کمانی نہیں ٹوٹتی۔ خواہ آپ سارے ہی دن چابی گھماتے جاویں۔ کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وقت کی ایسی سچی کہ اب تک صدہا انعام میں دی گئیں کسی کی شکایت نہیں آئی۔

خادم الاسلام یاض محمد خان مینجر وایڈیٹر تیغ اسلام انبالہ شہر (پنجاب)

بدر منور

مورخہ ۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۹

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اُس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تمہارے درمیان ارسال فرمایا ہے۔ جو شاہد ہے اور مبشر ہے اور نذیر ہے (ہر سہ الفاظ کی مفصل تشریح گذشتہ اشاعت میں کی جاچکی ہے) وہ رسول اس واسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور گذشتہ غلطیاں جو کتب اور مسائل میں داخل ہوگئی ہیں۔ وہ سب دور ہو جاویں۔ اور تم اُس رسول کے ساتھ ہوکر اُسے قوت دو۔ اور دنیا کے اندر نیکی اور ہدایت پھیلانے کے واسطے اس کے ساتھی بنو۔ اور اس کی عزت اور تکریم کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس کی توجہ سے اور دعا سے تم ہدایت کی طرف کھینچے گئے ہو۔ اور راہ راست پر لائے گئے ہو۔ اور صبح وشام خدا کا شکر کرو۔ اور اس کی تقدیس کرو۔ کہ اس نے تم پر اس قدر فضل اور رحمت کی۔ کہ تمہارے درمیان ایک ہادی مبعوث کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اُوپر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا۔ وہ اپنی جان کو نقصان میں ڈالیگا اور جس کسی نے یہ عہد پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ اِس آیت شریف میں بیعت الرضوان کی طرف اشارہ ہے جس کا مفصل ذکر اس سورہ فتح کی تفسیر کی تمہید میں اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء میں کیا جاچکا ہے۔ اور اس واسطے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس جگہ بیعت کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی نبی یا مامور یا امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا ابتدا سے ایک اسلامی قاعدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور سنت رسول اور عمل خلفائے کرام سے ظاہر ہے۔

۲۔ بیع کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو بیچدینا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر تصریح کے لئے فرمایا ہے۔ جب ایک شخص کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے۔ اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم کرتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی خاطر اپنا مال اور جان اور عزت قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

۳۔ اول بیعت جو اسلام میں ہوئی۔ وہ اسی قسم کی بیعت تھی سورہ ممتحنہ میں تصریح بھی ہے۔ جہاں فرمایا ہے يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے۔ دوم۔ اسلام و جہاد پر بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے۔ سوم۔ بیعت ترک معصیت والزام حسنات پر ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی بھی بیعت ہوتی ہے۔ کہ اگر آپ نے کسی نے کسی سے بیعت لی۔ میں سوال نہ کرونگا۔ جیسا کہ سورہ ممتحنہ میں ذکر ہے۔ یہی تیسرے قسم کی بیعت ہے۔ جو حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود ومہدی معہود خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مریدین سے لیتے ہیں۔ اور جس کے شرائط اخبار کے صفحہ اول پر درج ہیں۔ خلاصہ ان تمام شرائط کا یہ ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا“

(۴) یہ عہدنامہ دراصل صرف اُس انسان کے ساتھ نہیں جس کے سامنے ہم بیٹھتے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ پر ہم ہاتھ رکھتے ہیں۔ بلکہ عہدنامہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت ہمارے اعمال اور افعال اور خیالات کا شاہد ہے اسی واسطے فرمایا۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اُنھوں نے اس قول وقرار کے وقت اپنا ہاتھ خدا کو دیا ہے۔ اور یہ ایک بڑی سخت ذمہ داری کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنی بیعت لینے کے معاملہ میں جو حکم خدا تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ اور اس واسطے احمدی جماعت اس بیعت کے وقت اپنے آپ کو ایک بہت بڑی ذمہ داری میں ڈالتی ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ بلکہ اور لطیفہ ہے۔ کہ مرزا صاحب تو بیعت کے وقت فرماتے ہیں۔ احمد کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ اور احمد کے ہاتھ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انما یبایعون اللہ

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں

کہ انسانی زندگی وبقائے صحت کا دار ومدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہوگئی ہے۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری لاغری سستی اور زندگی تلخ ہوجانے کے اور کیا ہوسکتا ہے غذا کا کم ہوجانا دو صورتوں سے ممکن ہے ایک تو غذا کا کافی طور پر چبا نہ سکنا دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ کہ جن کو اطبائے ام الامراض اور سرچشمۂ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کیجاتی ہے یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگون اور سخت امراض کا باعث ہوکر آخر ش لاعلاج ہوجاتی ہے بیمار۔

خوشبودار منجن دندان

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست خون کا جانا بند۔ بدبو میلاپن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف وچمکدار ہوجاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں کیڑا لگنے نہیں پاتا۔ اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کے امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

"چورن عزیزی نمک سلیمانی"

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بد ہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر۔ کھٹے ڈکار آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بد مزا پانی چھوٹنا۔ نفخ کا ہوجانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ جملہ امراض شکم کیلئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنیوالا ہے علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کردیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں۔ تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جسمین ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتھر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

اب اندھے بھی دیکھنے لگینگے

امریکہ کے ایک پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بقول پروفیسر نہ صرف وہ اندھے جن کی بینائی وسط عمر میں جاتی رہی ہے بلکہ وہ بھی جو مادرزاد اندھے ہیں۔ دیکھنے لگینگے۔ پروفیسر مذکور کا بیان ہے۔ کہ وہ اس آلہ سے بالکل تیرہ و تاریک کمرہ میں جاسکتا ہے۔ اور اس کے اندر تمام چیزوں کو تاریکی میں اسی صفائی سے دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی میں وہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ آلہ ٹیلیفون کے علمی اصول پر طیار کیا گیا ہے۔ اور دماغ کے خاص حصے میں اس طرح روشنی داخل کرتا ہے۔ جس طرح ٹیلیفون آواز کو کان کے اندر پہنچاتا ہے۔ (صادق الاخبار)

قبر سے نکل بھاگا

ہے تو یہ کہ دنیا کے لوگوں کی مکاری اور چالبازی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ذیل کا حیرت انگیز واقعہ انتخاب سے نقل کیا جاتا ہے۔

"امریکہ میں ایک ملزم نے حاکم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ درحقیقت عجیب و غریب ہے یہ تو اکثر سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف وجوہ سے لوگوں نے اپنے دم سادھ لئے اور بظاہر بالکل مردہ بن گئے لیکن یہ شخص سب پر سبقت لے گیا۔ اس نے دم چراکر اپنے آپکو نہ صرف مردہ ظاہر کیا بلکہ لوگوں کو اپنی لاش صندوق میں بند کرنے اور اس کو قبر میں دفن کردینے میں بھی منع نہ کیا۔ اس نے اپنے دوستوں کو پہلے سے پڑھا رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لاش کے صندوق کے ایک سمت میں دو فیٹ مربع کی کھڑکی بنادی تھی۔ اور قبر کے ایک پہلو میں سے جو پہاڑی کے قریب بنائی گئی تھی۔ ایک سرنگ بنا دی گئی تھی۔ جس کے ذریعے سے ہوا اندر جاسکتی تھی۔ تجہیز و تکفین کے وقت لاش کو صندوق میں اتارا گیا۔ وہ ایک اور صندوق پر جاکر رکھا گیا۔ جو اس مکار متوفی کے دوستوں نے ایک دن پہلے رکھدیا تھا۔ اس صندوق میں بھی ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کھڑکیوں کو کھول کر وہ چالباز اس سرنگ کے ذریعہ سے قبر سے باہر نکل آیا۔ اور اس طرح سزائے جرم سے بچ گیا۔ (صادق الاخبار)

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابرٹ ہچنسن جو ایک مشہور طبیب ہیں۔ وہ غذا کی بے ترتیبی یا زیادہ کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دماغی اور جسمانی تکان کو۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی ہو۔ اگر اس کا سبب جسمانی بے آرامی ہو۔ تو وہ اپنے جسم کو خوب آرام دے اگر دماغی تکان اس کا باعث ہو۔ تو دماغ کو آرام دیا جاوے

اخبار۔ برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ اگر انگور کو مندرجہ ذیل ترکیب سے کھایا جاوے۔ تو بھوک بڑھتی اور قوۃ ہضم ترقی کرتی ہے۔ اُسے بیچ میں سے دو ٹکڑے کرو۔ پھر بیج اور اس کے ارد گرد کا سفید گودا نکال ڈالو اور رکھدو۔ اور اس کے گودے کی جگہ شکر بھردو۔ پھر کوئی ایک گھنٹہ بعد کھاؤ

مکسیکو۔ میں ابھی حال میں ایک ٹوٹنے والا تارہ گرا ہے اُس کا وزن کوئی ۵۰ من ہوگا۔

مندرجہ ذیل ترکیب سے جو روغن بنایا جاوے۔ اُسے لکڑی کے اوپر لگا دینے سے لکڑی لوہے کی طرح مضبوط اور دیرپا ہو جاتی ہے۔ روغن السی کو جوش دو۔ اور پھر اس میں پسا ہوا کوئلہ ڈال کر تھوڑی دیر تک چلاؤ۔ اور پھر اُسے لکڑی پر لگادو

اگر کاغذ کو خواہ وہ سادہ ہو خواہ وہ لکھا ہوا اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ پھٹکڑی کے پانی میں بھگو کر خشک کرلیا جاوے تو پھر اس میں آگ اثر نہیں کرسکتی۔ بعض کاغذ کو کئی ڈوب لگائے جاتے۔ اور ہر بار خشک کرلیا جاتا ہے۔ سکے بھی اسی طریقے میں محفوظ کئے جاتے ہیں۔

اخبار۔ سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ سگرٹ کثرت سے پینے سے انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کو فمن نامی جو سگرٹ بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا لڑکا کثرت سے سگرٹ پیتا تھا۔ جہاں تک کہ ایک سو سگرٹ دن بھر میں ختم کردیتا تھا۔ اس نے ایک سال تک سگرٹ بہت کثرت سے پئے۔ جن کی برے اثر سے وہ آخر کار دیوانہ ہو گیا۔

بعض لوگوں کے پاؤں نہایت بد نما ہو جاتے ہیں۔ انہیں ٹھینگ پڑجاتی ہے۔ یا انگلیاں آگے سے موٹی ہو جاتی ہیں۔ مگر جو لوگ دو جوڑے جوتوں کو ادل بدل کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پاؤں کو روز دھوتے ہیں۔ ان کے پاؤں بد نما نہیں ہو سکتے۔ اگر پاؤں گرم پانی سے دھوئے جاویں۔ تو دھونے کے بعد ہی سرد پانی میں ڈالدئے جاویں۔ تاکہ زیادہ نرم ہونے کے باعث مڑ نہ سکیں۔

غریب احمدی کیلئے عمدہ موقع

چودہری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کسی غریب احمدی کے لئے اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کوئی غریب احمدی جو اس رعائیت کا مستحق ہو۔ دفتر اخبار بدر میں درخواست کرے۔ یاد رہے کہ کوئی غیر مستحق شخص درخواست کرنے کا مجاز نہیں۔ خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

درخواست دُعا

میاں عبد الرحمان و مراد بخش صاحبان ساکن راولپنڈی اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایسا ہی میاں عبد اللہ صاحب از حضرو اپنے لئے دعا کراتے ہیں۔

براہین احمدیہ

کتاب براہین احمدیہ چھپ کر قریبًا طیار ہوگئی ہے۔ اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ تاکہ جلد فروخت ہو جانے کے سبب بعد میں خریداروں کو مایوس نہ ہونا پڑے

درخواستیں آنی چاہئیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان

دُرِّ ثمین

جس میں تمام نظمیں جو اب تک حضرت مرزا صاحب کی شائع ہوئی ہیں۔ اردو اور فارسی درج ہوگئی ہیں عمدہ کاغذ پر خوش خط ہونگی۔ درخواستیں درج رجسٹر کی جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر صادق

مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

مخالفتِ انبیاء کا راز

قصۂ یوزآسف (یسوع پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرنیوالا)

جس کا ترجمہ یورپ کی تقریباً سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ وغیرہ مشرقی زبانوں میں بھی قدیم سے اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس میں بھی اناجیل یونانی کی طرح امثال سے بہت کام لیا گیا ہے۔ اس کی امثال اکثر تو اُن امثال کے ساتھ بہت ہی ملتی ہیں۔ جو اِن اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یا تو اِن اناجیل کے مولفین یعنی متی مرقس وغیرہ کو یسوع کی سوانح صرف تیتیس ۳۳ سال تک کی عمر کے ہی مل سکے تھے اس کے بعد کے ملے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ مورخین متی مرقس لوقا مسیح کے حواریین میں سے نہ تھے۔ بلکہ اس کے زمانہ میں بھی نہ تھے بعض ان کی سنائی باتوں کے لکھنے والے دعویٰ ہیں۔ اور یا چونکہ یہ اناجیل رومی سلطنت میں شائع کرنے کے واسطے لکھی گئی تھیں اس واسطے مناسب نہ تھا کہ سلطنت نے جس شخص کو صلیب کا حکم دیا ہے۔ اگر وہ کسی ذریعہ سے بچ نکلا ہے (گو اس ذریعہ میں حکام کا دخل ہی ہو۔) تو اُس کے بچ نکلنے کے راز کو افشا کر کے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر مصیبت وارد کی جاوے۔ اس واسطے صلیبی واقعہ کے بعد جو کچھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ یسوع کی طرف سے جاری رہا۔ وہ اِن اناجیل میں شامل نہ کیا گیا۔ اور علیحدہ اشاعت میں بھی وہ ایسے رنگ میں شائع ہوا۔ کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ ... کے اسلام کی طرح اس کا صحیح پتہ خواص کے معلومات تک ہی محدود رہا۔ ان وجوہات سے یوزآسف کے قصہ میں جو تماثیل ہیں وہ مروجہ اناجیل کی تماثیل کے سوائے بعض اور ایسی اعلیٰ درجہ کی تماثیل اپنے اندر رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اِن امثال کا بیان کرنے والا انجیلی امثال کے بیان کرنے والے سے بڑھ کر صاحبِ تجربہ اور صاحبِ کشف صاحب حال تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ امثال دو مختلف اشخاص کا کلام نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص ... کے دو مختلف زمانوں کا کلام ہے۔ اور جو کلام یوزآسف کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ وہ آخری عمر اور زیادہ تر تبتل الی اللہ اور توجہ الی اللہ کے وقت کا کلام ہے۔ اس واسطے اس میں ایک خاص برکت اور نور نظر آتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کلام جلد تر یورپ ایشیا کی زبانوں میں رائج ہو گیا۔ حالانکہ یونانی اناجیل کا ترجمہ تھوڑے ہی عرصہ سے دوسری زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ گو ممکن ہے۔ کہ قصہ یوزآسف کی اِس سرعتِ اشاعت کا یہ بھی موجب ہوا ہو۔ کہ عیسائی قوم کے خواص خوب جانتے تھے کہ یسوع مسیح کی اصل کتاب البشریٰ جس کو عبرانی میں בשרה بشوراہ کہتے ہیں یہی ہے۔ اور اندر ہی اندر سب نے یہ کوشش کی ہو۔ کہ اس کی اشاعت فوراً تمام ممالک میں پھیل جائے۔ لیکن دراصل اس کی کثرتِ اشاعت کا موجب اُس کی تعلیم کی عمدگی اور اُس کے کلام کی برکت اور تاثیر تھا۔

ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ اِس مضمون کی سرخی تو ہے مخالفین انبیاء کا راز۔ اور قصہ شروع ہو گیا ہے۔ یوزآسف کا۔ یہ کیا بات ہے۔ اِس واسطے عرض کر دیتا ہوں کہ اس جو قصۂ یوزآسف میں درج ہے۔ اور چونکہ ہماری ملک کے بعض لوگ اِس قصہ کے حالات سے چنداں واقف نہیں ہیں۔ اس واسطے اُن کی اطلاع کے واسطے میں نے قصۂ یوزآسف کے متعلق چند سطریں درج کر دی ہیں۔ اور اب میں اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قصۂ یوزآسف میں سوال جواب کے طور پر ایک تمثیل لکھی ہے جس کا مطلب ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ انبیاء دنیا میں جب آتے ہیں۔ تو اس وقت مخلوق دو رنگ کی ہوتی ہے۔ ایک دنیادار کہلاتے ہیں۔ رات دن اپنے دنیوی کاموں میں غرق رہتے ہیں۔ اور دنیوی دھندوں میں ایسے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو سر اٹھا کر دین کی طرف ایک نظر کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ جھوٹھ۔ چوری۔ خیانت۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بدمعاملگی۔ سب باتیں کرتے ہیں۔ اور چھپاتے نہیں۔ اور ان باتوں کا اپنی دنیا کے چلانے کے واسطے حکمتِ عملی نام رکھتے ہیں اور ان کا کرنا ضروری جانتے ہیں۔ یہ لوگ ظاہر و باطن میں دنیادار مشہور ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دینداری کا اظہار کرتے لیکن دراصل ان میں بھی دنیاداروں کی سب باتیں اُن کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر پائی جاتی ہیں۔ وہ دین کے پیشوا بنتے ہیں۔ لیکن دین ان میں پایا نہیں جاتا۔ (اِلّا ماشاء اللہ۔) ہر طرح کی مکاری۔ فریب۔ دھوکھا۔ وغیرہ افعال شنیع پیسہ حاصل کرنے کے واسطے کر گذرتے ہیں۔ اور دراصل ان لوگوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ جو دنیادار کہلاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیادار بھی ان کو خوب جانتے ہیں کہ یہ ایسے خراب اندرون ہیں۔ لیکن وہ سب باہم ملکر شیر و شکر کی طرح رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ نہ کسی کو آپس میں ستاتے یا دکھ دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کوئی نبی ان میں پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مخلوق سے کوئی دولت نہیں چاہتا۔ اُن کے دنیوی اموال میں سے کوئی حصہ نہیں لیتا۔ صرف دین سکھاتا ہے۔ نیک باتوں کی ہدائیت کرتا ہے۔ ایسے گر بتلاتا ہے۔ جن سے دین اور دنیا مخلوق کی سنور جاوے۔ پر پھر بھی یہ ہوتا ہے کہ دنیا کے لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اُس کی ایذا رسانی کے درپے ہوتے ہیں۔ اور اُس کو دکھ دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ سچا دیندار ہے۔ سچائی کو اختیار کرتا ہے۔ سچائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود بھی سچائی کا نمونہ دکھاتا ہے۔

یہ تو سوال ہے۔ اور اس کا جواب جو تمثیل میں دیا گیا ہے اس کا مطلب کلام یہ ہے۔ کہ دیکھو ایک جانور مر گیا ہے۔ اور اس کی لاش جنگل میں پڑی ہے۔ اور کتے اُس کے کھانے کے واسطے جمع ہو گئے ہیں۔ کچھ جنگل کے کتے ہیں اور کچھ شہر کے ہیں مگر وہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سب مل کر اُس کے کھانے میں مصروف ہیں۔ گاہے گاہے آپس میں ایک دوسرے کو گھورتے ہیں۔ لیکن اس کے کھانے میں سب لگے ہوئے ہیں اور اس میں غرق ہیں۔ اور ہر ایک اِس حرص میں ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ اور جلد کھائے۔ اس واسطے وہ سب تیز دانت چلاتے ہیں۔ لیکن اتفاق سے وہاں ایک سفید پوش آ گذرا۔ وہ لوتھ کی بدبو سے گھبرایا ہے۔ اور جلدی سے اپنی ناک پر کپڑا رکھا۔ اور اپنا قدم تیز اٹھایا کہ وہاں سے گذر جاوے اور لاش کی بدبو کے احاطہ سے دور رہے۔ لیکن کتوں نے جب اس کو دیکھا۔ تو وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھونکنے لگے۔ گویا وہ اُن سے لاش چھیننے آیا ہے۔ اور اُس کے پیچھے پڑے۔ اور اُس کو کاٹنا چاہا۔ اور نادانوں نے نہ جانا کہ وہ تو مردہ لاش سے خود بھاگتا ہے۔

یہ صحیح تمثیل اُن لوگوں کی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مُرسل پر حملہ کرتے ہیں۔ اُن کا حملہ اس واسطے نہیں کہ یہ نبی اُن کو کچھ ایذا دیتا ہے۔ بلکہ یہ اِس واسطے ہے۔ کہ اُن کی بدفطرۃ کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ مُرسل الٰہی پر ناجائز حملہ کریں۔ اور اُس کو دکھ دیں اور ستائیں۔ اور اپنے شامت اعمال کے ساتھ اپنے لئے جہنم کے سامان کو پوری طرح سے مہیا کر لیں۔

پس پہلی وجہ مخالفت انبیاء کی یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ نیکی اور ہدائیت سے بہت دور جا کر ایک ایسی گندی حالت میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ فطرتاً نور کے دشمن ہوتے ہیں اور تاریکی کے ساتھ پیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کی فطرتوں کا یہ تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی مخالفت کریں۔ اور اُن کو دنیا میں نیکی اور ہدائیت کے پھیلانے سے روکیں۔ نبی کا آوازہ اُن کے کانوں میں بالکل ایک اجنبی آواز ہوتا جس کو سننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس واسطے وہ چونک اٹھتے ہیں کہ یہ کیا ہوا

اس شخص نے کیا بول دیا۔ یہ تو ہم نے کبھی نہیں سُنا۔ اور ایسی بات کی برداشت ہم نہیں کر سکتے۔ پس وہ نبی کی بات کو سُن کر روتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ اور شور و غل مچاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تمام ناجائز اُمور کو اس کی مخالفت میں جائز کر دیتے ہیں۔

دوسرا راز اس مخالفت میں یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی ضرورت ایسے وقت میں ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی قوم تقوےٰ کے راہوں سے دُور جا پڑے۔ اور گذشتہ ملہمین کی بتلائی ہوئی صداقتوں کو رفتہ رفتہ بھول جائے۔ اور جو نقشہ ابتداے زمانہ نبوت میں تھا۔ وہ بالکل مسخ ہو جائے۔ اور نالائق اور خود غرض لوگ جو دین کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ دین کے امام بن جاویں۔ اُن کی یہ ردی حالت خود اس امر کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ وہ جو دوسروں کے مصلح بنتے ہیں۔ خود اس قابل ہیں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ نبی کے آنے سے پہلے عوام میں ملے جلے وہ اس طرح رہتے ہیں۔ کہ اُن کی خراب حالت اندرونی کا اظہار نہیں ہوتا۔ لیکن نبی کا ظہور اُن کے اندرونے کو باہر نکالکر دکھا دیتا ہے۔ تب وہ اپنے افعال اور حرکات جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس سے یہ صاف کھل جاتا ہے کہ در حقیقت یہ لوگ سچے راہ پر نہیں چلتے۔ اور ان کی اس حالت کا اظہار خود اس بات کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی مخالفت میں وہ سرگرم ہیں وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اُس کا سچا رسول ہے۔

تیسرا راز اس مخالفت کا یہ ہے۔ کہ نبی کے آنے سے پہلے وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں۔ شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو ان کو گمراہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بھی شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ پس جب نبی آتا ہے اور اس کے ساتھیوں میں اور بلکہ اس کے مخالفوں میں ہی سب طرف شیطان ہی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس واسطے بہت مخالفت جھوٹھوں کی نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل جو لوگ جھوٹے گدی نشین اور امام بنے بیٹھے ہیں۔ وہ بجائے خود شیطان کے ساتھی ہیں۔ اور ان کے برخلاف جو لوگ تھوڑا بہت ہاتھ اٹھاتو ہیں۔ وہ بھی جھوٹھے پیر بنے پھرتے ہیں۔ اور ہر دو میں ایک دوسرے کے حسد اور خود غرضی کے سوائے اور کوئی وجہ مخالفت نہیں سب شیطان ہی کے پیرو ہیں۔ ادھر بھی شیطان ہے۔ اور اودھر بھی شیطان ہے۔ شیطان کی شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ جیسا کہ دو پہلوان اندر سے ملے ہوئے صرف لوگوں پر ٹکٹ لگانے اور روپیہ جمع کرنے کی خاطر اکھاڑہ لگاتے پھرتے ہیں۔ کسی شہر میں یہ گر گیا۔ اور کسی میں وہ گر گیا۔ اور روپیہ جو ملا۔ برابر تقسیم کرتے چلے گئے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ لیکن انبیاء کے وقت اور صورت میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں اس طرف نبی ہے۔ اور اُس طرف شیطان اپنے تمام لشکر کو ساتھ لا کر کھڑا ہے۔ اس واسطے نبی کے برخلاف مخالفت کا جوش بہت بھڑکتا ہے۔ کیوں کہ شیطان کے واسطے یہ موقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سارا زور اور ساری طاقت اس مقابلہ پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے لشکر کو بہت جوش دلاتا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو للکارتا اور اُبھارتا ہے۔ کہ یہ وقت مارنے یا مرنے کا ہے۔ یہ موقعہ شیطان کے واسطے بہت نازک ہوتا ہے۔ کیوں کہ اُس کی موت قریب ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کے حملے مایوسانہ حملے ہوتے ہیں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت کے جوش سے بڑھ کر اور کوئی جوش نہیں ہوتا۔

چوتھا راز مخالفتِ انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی ابتداء میں اکیلا ہوتا ہے۔ اور شروع سے وہ خدا سے خبر پا کر پیش گوئی کرتا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس کے دعوے بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں اور شروع میں اُس کے ساتھ شامل ہونے والے صرف چند ایک غریب لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی اُمید نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی کوششوں سے اُس کے دعاوی کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اور تمام بڑے بڑے لوگ اُس کے مخالف ہو جاتے ہیں یہ اس واسطے ہوتا ہے۔ تا کہ اُس کی آخری کامیابی ایک معجزہ نما ہو۔ کیوں کہ دنیوی امور کی سنت تو یہ ہے۔ کہ فتح وہ پاتے ہیں جن کے ساتھ آدمی بڑے بڑے ہوں۔ اور رُعب والے اور مال والے اور طاقت والے ان کے حامی ہوں۔ برخلاف اس کے جب کہ نبی باوجود ان سب سامانوں کے نہ ہونے کے فتح پاتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو دنیا پر معجزانہ رنگ میں یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہے۔ ورنہ اُس غریب بے سر و سامان کے اختیار میں نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا۔

پانچواں راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ رسمی عالم اور خاندانی فاضل اور پُرانے دولت مند تو پہلے ہی سے مشہور اور باعزت اور آسودہ حال ہوتے ہیں۔ اگر وہ نبی کے ساتھ شامل ہو جاویں۔ تو خواہ مخواہ ان کے دلوں میں یہی خیال آئے گا۔ کہ ہمنے اس نبی سے کیا لیا۔ ہم نے خود اس کو عزت دی اور مال دیا۔ ان کے قلوب شکر گزاری کی طرف نہیں آ سکتے۔ برخلاف اس کے غریب لوگ اور ناخواندہ لوگ جب اس نبی کے طفیل امیر اور عالم اور عارف بن جاتے ہیں۔ تو وہ اس کے احسان کو سمجھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتے ہیں۔ مثلاً عرب کے اَن پڑھ اور دنیا کے علوم سے ناواقف اور سامان و قواعد جنگ سے جاہل جب قیصر و کسریٰ کے فاتح بنے تو وہ کس قدر خدا تعالیٰ کے حضور میں شکر کے سجدوں میں گرے ہوں گے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ انہوں نے کبھی بھی کسی زمانہ میں کوئی ملک فتح کیا ہو۔ تمام مہذب دنیا کے مالک ہو گئے۔ یہ کس کی طفیل تھا۔ ایک اُمّی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء اور خاتم النبین کی اطاعت کا نتیجہ تھا۔

چھٹا راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ مخالفت جب بڑھتی ہے۔ اور نبی کو بے جا دکھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرف سے اپنے آپ کو بے سر و سامان پا کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے نشانات دکھلاتا ہے۔ اور آیات نازل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اگر عرب کے سب باشندے حضرت صدیق اکبر کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے تو اس قدر مجموعہ قرآن شریف کا کس طرح نازل ہوتا اور اتنی پیش گوئیاں اور معجزات اور خوارق کیوں کر دنیا کو دکھلائے جاتے جس نے مان ہی لیا۔ اُس کے واسطے نشانات کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ابو جہل اور اُس کے ساتھیوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دکھ دیا۔ اور طرح طرح کی ایذاء پہنچائیں۔ تو آیات اور نشانات نازل ہونے شروع ہوئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ . . . . کہ قرآن شریف حزن کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ اس کو حزن کے ساتھ پڑھو۔

ساتواں راز اس مخالفتِ انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتداء میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اُس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اُس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے۔ پہنچاوے لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اُس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے۔ اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلدی سے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہیں۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہنچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اُس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے۔ جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا نَد اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں۔ جنھوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے من جملہ اُن کے ایک تو مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ہی ہیں۔ جنہوں نے سب سے اول فتویٰ کفر لکھا اور اس میں حضرت مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا۔ اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اٹھائی۔ اور جا بجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا۔ اور فتوے پر مہریں کرائیں۔ اور پھر اس فتویٰ کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ اور شائع کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں۔ گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے۔ یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم ملتی ہیں۔ کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں

سے حضرت مسیح موعود کی خدمت مین اس مضمون کے آ چکے ہین۔ کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے۔ مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپکی خبر لگی۔ اس تصنیف مین کچھ آپ کی عبارت نقل تھی۔ اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت مین ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے واسطے موجب ہدایت ہوئی ایسا ہی ایک اور خادم اس قسم کا مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جس نے مکہ جا کر کفر کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا۔ اور پھر اپنی کتاب مین تحریری مباہلہ شائع کر گئے اور اپنی دعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسماعیل علی گڑھی تھا۔ ان لوگون نے فی الواقعہ بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام مین مصروف ہین مگر وہ پیچھے آنے والے ہین اور ان کے حملے کمینہ پن کے ہین۔ جن مین متانت اور سنجیدگی نہین۔ اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہین۔ لیکن بہر حال ہمارے واسطے وہ بھی خادم ہین۔ اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہین۔

آٹھواں راز مخالفت انبیاء مین یہ ہے۔ کہ دنیا کے اسٹیج پر نبی اور اس کے مخالفین جو پارٹ ہمیشہ لیا کرتے ہین۔ اس کی صاف نظیرین اور کھلی نشانیان قائم ہو جاوین۔ اور ہر زمانہ مین یہ بات پہچانی جاوے۔ کہ جو کام انبیاء کے ہوتے ہین۔ آیا وہ کام اس شخص کے ہین یا نہین۔ جو سلوک نبی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آیا وہ سلوک اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے یا کہ نہین۔ مثلاً اس زمانہ مین دو فریق موجود ہین۔ ایک حضرت مرزا صاحب اور ان کے خدام۔ دوسرے آپ کے مخالفین ان ہر دو کی کارروائیون مین سے چند باتین بطور مثال کے ہم دو بالمقابل کالمون مین لکھتے ہین۔ اور ہر ایک شخص خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان مین سے کون سے کام نبیون کے ہین اور کون سے کام مخالفین انبیاء کے ہین۔ مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاوے گی۔ کہ اس زمانہ مین آیا حضرت مرزا صاحب نبی ہین یا نہین۔ اور ان کے مخالف مخالفین انبیاء مین سے ہین یا نہین ہین۔ اس جگہ مخالفین مین سے ہم صرف قومی مخالفین کو لیتے ہین جو مسلمان ہونے کے مدعی ہین۔ اور کارروائیون مین سے بھی صرف چند بطور نمونہ باتین پیش کرتے ہین۔

حضرت مرزا صاحب اور آپکے متبعین	آپ کے مخالفین قومی
کہتے ہین۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی جو پیشگوئی حدیث شریف مین تھی۔ وہ اب پوری ہو گئی ہے۔ اور مجدد آگیا	کہتے ہین۔ کہ حدیث تو ہے پر مجدد کوئی نہین آیا
کہتے ہین۔ کہ حدیث مین جو پیشگوئی تھی۔ کہ مہدی کے وقت کسوف خسوف رمضان مین ہوگا۔ وہ حدیث پوری ہوگئی۔ کسوف خسوف ہوگیا اور مہدی آگیا۔	کہتے ہین۔ حدیث تو سچی ہوگئی مگر اصل مین حدیث صحیح نہ تھی۔
کہتے ہین۔ کہ اب جہاد کی ضرورت نہین۔ پہلا جہاد بھی اسلام کی طرف سے پیش قدمی کے طور پر نہ تھا۔ صرف مخالفین نے بہت دکھ دیا تھا۔ تب اسلام نے ان کو شر سے روکنے کے واسطے تلوار اٹھائی تھی۔ اب کوئی شخص مذہب کے واسطے تلوار نہین اٹھاتا اس واسطے مذہبی جنگون کی ضرورت نہین۔	کہتے ہین۔ جہاد جائز ہے
مخالفین اسلام کی ایسی خبر لیتے ہین کہ کوئی مخالف ان کے سامنے کھڑا نہین ہو سکتا عیسائی ہو یا آریہ یا کوئی اور	مخالفین اسلام ان کو تلاش کر کے ملتے ہین۔ اور ان کو اپنا شکار بناتے ہین
یقین رکھتے ہین کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ خدا ان کی سنتا ہے۔ اور ان کو جواب دیتا ہے۔	کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے جواب کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔
حضرت مرزا صاحب نے کہا۔ آؤ مین تم کو سناؤن۔ کہ اسلام مین دوسرے مذاہب پر کیا فوقیت ہے	کہنے لگے۔ آؤ۔ اس کی تقریر مین شور مچائین۔ اور لوگون کو سننے نہ دین۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور پتھر پھینکے اور تقریر نہ ہونے دی
کہتے ہین۔ ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و پیشوا آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست آن رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را برو شد اختتام	کہتے ہین۔ (نعوذ باللہ) تو کافر ہے۔ دجال ہے۔ ملحد ہے۔ زندیق ہے۔ بے ایمان ہے۔ ملعون ہے وغیرہ وغیرہ
کہتے ہین۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تم پر طاعون اور زلزلہ کا عذاب آیا	کہتے ہین۔ لوگ مرا ہی کرتے ہین۔ ہم اس کی پرواہ نہین کرتے
کہتے ہین۔ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے۔ مین تمہین پہلے سے اطلاع دیتا ہون۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے واسطے توبہ کی طرف توجہ دلاتا ہون	کہتے ہین۔ تو جھوٹ کہتا ہے کوئی زلزلہ نہین آنے کا۔

یہ مثال کے طور پر چند باتین لکھی گئی ہین۔ ان اقوال کو گذشتہ تاریخ مین لے جاؤ۔ اور مقابلہ کرو۔ کہ ان مین سے کون سے الفاظ گذشتہ زمانہ مین نوح ابراہیم۔ لوط۔ یسعیاہ۔ عیسیٰ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مین تھے۔ اور کون سے الفاظ ان انبیاء کے مخالفین کے مونہہ مین تھے۔ پس ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون کس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

نواں راز اس مخالفت انبیاء مین یہ ہے۔ کہ جو لوگ نبی کے ساتھ شامل ہوتے ہین۔ وہ ایک مدرسہ مین داخل ہوتے ہین۔ جہان انہون نے تمام مشکلات کو طے کر کے اعلےٰ مقام سلوک تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور اس سلوک کے منازل کے درمیان یہ بات ضروری پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ کچھ ابتلاء بھی اٹھاوین تاکہ ان کا ایمان اچھی طرح سے آزمایا جاوے۔ اب یہ ابتلاء دوستون کی طرف سے تو آ نہین سکتے۔ ناچار اس کے واسطے کوئی دشمنون کا سلسلہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ سلسلہ یہ مخالفت پورا کر دیتی ہے تمام انبیاء کے متبعین ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہین۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین اپنا صدق اور صفا دکھا کر یہ ثابت کیا کرتے ہین۔ کہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کے ساتھ ایک سچی محبت کا تعلق رکھتے ہین۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مخالفین نے آنحضرت کے صحابہ کو کیسے کیسے دکھ دئے۔ اور ہر طرح کے ابتلاء ہوئے۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے وفاداری اور صدق کا ایک ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر پہلے [illegible] اور نہ پیچھے کہین دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ مین ہم ہر روز سنتے ہین کہ ناپاک لوگ جماعت احمدیہ کو دکھ دینے مین کیا کیا حیلہ بازیان کرتے ہین۔ ہر ایک گناہ کا کام اس جماعت کو دکھ دینے کے وقت ان کے واسطے ایک ثواب کا کام تبلایا جاتا ہے۔

انبیاء کی مخالفت کے راز کو ہم نے اس جگہ مختصر طور بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی باتین ہین لیکن سردست اتنا بیان کافی ہے امید ہے۔ کہ ناظرین اس سے فائدہ حاصل کرینگے۔ تو ان کیواسطے اور کئی طرح کے راہ فہم کے خود بخود کھل جاوین گے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مراسلات

ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس اینڈ ایگریکلچر صوبہ پنجاب ہمارے پاس زمینداروں کے فائدہ کے واسطے شائع کرنے کے لیے چند مفید ہدایات ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات کسی انگریزی کاغذ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ترجمہ گو مطلب کو ظاہر کر دیتا ہے۔ تاہم اردو لٹریچر کی ایک اجنبی فارم کو پیش کرتا ہے۔

ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

(۱) ماہ دسمبر میں دفتر ہذا سے دوبارہ جلانے کپاس کے بوٹوں کو اور ہل چلانے ان کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس بوئی گئی تھی۔ جاری ہوئی تھیں۔ اور ان ہدایات کے جاری کرنے کی یہ غرض تھی۔ کہ اُس سے تمام سونڈیاں جن کے باعث سال ۱۹۰۵ء میں فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچا تھا ہلاک ہو جاویں۔ جس جگہ ان ہدایات پر عمل ہوا ہے وہاں ضرور ہی سونڈیاں اچھی تعداد میں ہلاک ہو گئی ہونگی مگر یہ بھی یقین ضروری ہے۔ کہ سونڈیوں کی اچھی تعداد بچ گئی ہوگی۔ جو ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل پڑیگی۔ ہر ایک جوڑا ایک مہینہ کے عرصہ میں ساٹھ بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس اس وقت تک جب کہ آئیندہ فصل کپاس کو پھل اور پھول لگیں۔ سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور اُسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچائے گی۔ جتنا کہ پچھلے سال پہنچایا تھا۔ حتی کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں نہ لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پودہ بھی ہے۔ مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے اخیر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کریں گی۔ اور اس کی پھلیوں میں گھس جائیں گی۔ اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوئیں گی۔ مگر جونہی کپاس کو پھل اور پھول لگنے شروع ہوں گے۔ سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہوں گی۔ اور سخت نقصان پہنچائیں گی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لیئے جو تدبیر اب بتلائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی پودوں کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھنڈی بویا جاوے۔ اور یہ بھنڈی ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً بیسواں حصہ (۵) بھنڈی کے پودوں کا لگنا چاہئے۔ تب ماہ جولائی کے اخر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہوتی ہیں۔ ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہے کاٹ کر جلایا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ جہاں کہ کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام کاشتکاران و زمینداران ملکر حتی الوسع کوشش کر کے اس تدبیر پر عمل کریں گے۔ اور اچھی طرح سے اس علاج کو آزماویں گے

(۴) بھنڈی البتہ ماہ جولائی کے اخیر تک بطور سبزی ترکاری کے استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر فصل کپاس کی خاطر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام بھنڈی کے پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے اخیر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر ان کا ملیا میٹ کر دینا چاہئے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وے آگ سے جلا کر بالکل نیست و نابود کر دینے چاہئیں۔

(۵) مناسب ہوگا۔ کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا نہ بویا جاوے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کپاس کی بجائے دیگر زیادہ نفع دینے والی فصلیں بوئی جاویں۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

نیاز مند محمد عبد اللہ خاں احمدی دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ بعالیخدمت مخدوم مکرم و برادر معظم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کے عرض پرداز ہے

بھائی صاحب! میں نہایت افسوس سے جناب کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے ایک بڑے جوشیلے اور با عمل ممبر مولوی حافظ عظیم بخش صاحب آج ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کی صبح کو بعارضہ نمونیا راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب مرحوم حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین خدام میں سے بڑے پکے عقیدتمند اور مخلص تھے! اور وہ اس مشن پاک کی اشاعت کا اور اسلام کی خدمت کا اپنے دل میں سچا جوش رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے نماز جنازہ غائبانہ اصحاب صفہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت حافظ صاحب کے لئے فرماویں۔ اور آپ ان کی نماز جنازہ کے لئے تمام جماعت احمدی کو بذریعہ اخبار گوہر بار استدعا فرماویں اور نیز جو وصیت حافظ صاحب نے ۱۵ فروری کو یوم جمعہ بغرض اشاعت ہر دو اخبارات الحکم و بدر فرمائی ہے۔ وہ بھی درج اخبار فرما کر ماجور ہوں۔ چنانچہ حافظ صاحب نے جو وصیت ۱۵ فروری روز جمعہ روبروئے حافظ نور محمد صاحب سکرٹری انجمن اخوان الصفاء احمدیہ پٹیالہ و منشی احمد بخش صاحب محرر لاگیان سرکار پٹیالہ و حافظ امام بخش صاحب امام مسجد احمدیہ دوگران واقعہ ڈنگ بازار کی تھی وہ ذیل کے الفاظ میں ہے۔ (مجھے مخاطب کر کے) آپ صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں کہہ دیں۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ میرے پاس میری جائداد کچھ کتب مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور نیز میرے پاس قریباً ایک سو بیگہ زمین زرعی واقعہ موضع بنگہ تحصیل گڑھ شنکر میں موجود ہے۔ فی الحال یہ زمین بارہ تیرہ برس کے لئے ایک کثیر رقم قرضہ میں بطور حکوتہ ایک ہندو ساہوکار کے پاس مکفول ہے۔ یہ زمین سمت ۱۹۷۵ میں اس سے ہمارے پاس واپس ہوگی۔ اس وقت خواہ میں زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اس زمین میں سے اپنے بھائیوں کا نصف نکال کر یعنی پچاس بیگہ میری مملوکہ ہوگی۔ اس پچاس بیگہ میں سے چوتھائی زمین معہ اپنی تمام کتب وغیرہ اسباب کی چوتھائی کے انجمن اشاعت اسلام قادیان کے نام دیدی جاوے۔

اس زمین پر قبضہ کرنا منشی برکت اللہ صاحب احمدی کا (مجھے اچھی طرح اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا۔ شاید برکت علی یا برکت اللہ کہا تھا) جو کہ تحصیل گڑھ شنکر میں اپیل نگار ہیں اور ہمارے خانگی تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کام ہوگا۔ اور وہ پیروی کر کے اس پچاس بیگہ کی چوتھائی زمین پر جو قریباً سوا بارہ ۱۲ بیگہ ہوگی۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان کو قبضہ کرا دیں گے۔ فقط یہ آپ ان کی وصیت ۔ ۔ درج اخبار فرماویں۔ الحکم میں بھی۔ باقی ان کا جواب نیا ہے۔ اس کی چوتھائی عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ بعد فروخت انجمن اشاعت الاسلام قادیان کے نام بھیجیں گے۔ والسلام۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء میری اہلیہ مسماۃ امتیازن کا انتقال ہوگیا ہے۔ لہذا احمدی جماعت کے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا خواستگار ہوں۔ فقط

عبد المجید احمدی۔ اٹاوہ

ان مرحومہ کا جنازہ گذشتہ جمعہ کو قادیان میں پڑھا گیا

دعا مدد۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

(از ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تا ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

پارلیمنٹ انگلستان۔ ۲۰ فروری کو بادشاہ کی افتتاحی تقریر پر بحث ہوئی۔ لبرل فریق نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو سیلف گورنمنٹ ۲۰ سال تک دینے کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔ جلد اس مسئلہ پر گفتگو شروع کرنی چاہئے۔ کیونکہ حالت آئرلینڈ ہماری سلطنت پر ایک بڑا داغ ہے۔ لیبر فریق کے سرگروہ نے بیان کیا۔ کہ ہم تو ہمیشہ غربا کا معاملہ سب سے آگے رکھین گے۔

مورلے صاحب نے ہندی فوج کے انتظام پر پورا غور کر کے ایک مراسلت گورنر جنرل کو روانہ کر دی ہے۔ مگر ہنوز شائع نہین ہوئی۔

ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورلے صاحب نے لارڈ کچنر والی تجویز کو منظور کیا ہے۔

یورپ کی خانہ جنگی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ سرکار سے بگڑ گئی ہوئی۔ سرکار نے اُس کے اجلاس کو موقوف کیا۔ ممبرون کو اجلاس سے نکلنے کے لئے فوج سے کام لینا پڑا

معاملہ مراکش۔ پر جرمن فرانس کی تجویز کو نہین مانتا۔ فرانس مین بہت ناامیدی کا اظہار ہو رہا ہے۔ جرمن نے ایک بینک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس مین فرانس والون کا دخل نہ ہو۔ فرانس نے اس کے برخلاف ایک تجویز پیش کر دی۔ معاملہ مین دن بدن پیچیدگی بڑہتی چلی جاتی ہے۔

شاہ ایڈورڈ۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ سلامت قیصر جرمن کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہین۔

تبت۔ چین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تبت کو اپنا ایک صوبہ بنائے۔ اور اپنا ایک گورنر اس طرف روانہ کرے گا

ممالک اسلامی۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے انگریزی اخبار کو لکھا ہے۔ کہ سرحد عرب و مصر پر جو جھگڑا اُٹھا ہے۔ اس مین سلطان نے اپنے گورنر کا عہدہ اور بھی بڑھا دیا ہے گویا اس کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ تاہم آخری تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

اہل یمن سخت بغاوت کر رہے ہین۔ ترکون نے مقابلہ مین کچھ نقصان بھی اٹھایا ہے۔

مشہور شہر۔ عسقلان ملک شام مین ایک مشہور شہر ہے کسی زمانہ مین یہان تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ گردش زمانہ سے اس قدر زوال آیا کہ معمولی بستی کی حالت مین ہو گیا۔ اب پھر آہستہ آہستہ اس کی رونق اور آبادی ترقی پر ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ تھوڑے عرصہ مین یہ شہر [illegible] مین تیسرے نمبر پر شمار ہونے لگے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیون سے یہ شہر چھیننے مین بڑی مصائب برداشت کی تھین۔

طبی مدرسہ۔ دمشق مین ایک طبی مدرسہ ہے۔ اس مین کئی نئی اصلاحون پر عملدرآمد کرنے کے لئے تعداد مصارف مین توسیع دی گئی ہے۔

محصول معاف۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء کا محصول چونگی جو ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ اندرون ملک مین لائی یا لی جاتی ہین معاف کر دیا ہے۔

تمغے۔ سلطان المعظم نے طرابلس الغرب مین رہنے والے جنگی جہاز کے افسران و سپاہیان کو کئی تمغے نمایان خدمات کے صلہ مین ارسال فرمائے۔

کمیٹی۔ کتب خانہ (استنبول) کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو بہمراہ افسران سررشتہ تعلیم اس کی اصلاح اور قیمتی کتب کی حفاظت کا نئے سرے سے انتظام کرے گی

خواہش۔ عثمانی محکمہ تجارت نے محکمہ تعمیرات عامہ سے خواہش کی ہے۔ کہ ملکی پیداوار غلہ کو ترقی دینے اور عمدہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کوشش سے غیر ممالک سے غلہ کی درآمد تجارت سرد پڑ جاوے اور مقابلہ کے لئے ہر قسم کی اچھی کوشش کی جاوے۔

تبادلہ ڈاک۔ محکمہ ڈاک دولت عثمانیہ نے ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک و تار سے تبادلہ ڈاک کا سمجھوتہ کیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ کئی قسم کی سہولتین ہو جائین گی۔

بیمہ۔ قلمرو عثمانیہ مین حکم دیا گیا۔ کہ جو لوگ آتشزدگی کا بیمہ کرانا چاہین۔ وہ پہلے سرکاری دفتر سے اپنی جائیداد کی تخمینی قیمت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرین اور سب ایسی انشیورنس کمپنیون کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ بلا ایسے سارٹیفکٹ کے کسی جائیداد یا مکان کا بیمہ نہ کیا جاوے۔ اس حکم سے یہ غرض ہے کہ کوئی شخص بیمہ کمپنیون کو فریب نہ دے سکے۔

ریلوے۔ مارچ آئندہ مین بغداد بصرہ ریلوے کے اس حصہ پر بھی کام شروع ہو جائیگا۔ جو مقام بالفور سے شروع ہو کر ریل کی اصلی لائین سے جا ملتا ہے۔

ایران۔ روس کی دیکھا دیکھی ایران کے مولویون نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے۔ بادشاہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے جس کے ممبر مولوی۔ زمیندار اور سوداگر ہون گے۔

شاہزادہ۔ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پرنس اور پرنسس نے بنارس کے شہر اور دربار کی سیر کی۔ ۲۱ کو ان بہادرون کو تمغے عطا کئے جنہون نے گزشتہ زلزلہ کے بعد جو ملبہ مین دب گئے تھے آدمیون کی جانین بچائین۔ اور پھر شاہزادہ صاحب گوالیار کو چلے گئے اور بیگم لکھنؤ۔ ڈیڑہ دن کے سیر کو چلی گئی۔

آغا خان۔ پر ایک رشتہ دار عورت نے [illegible] لاکھ روپیہ کی نالش کی ہے۔ [illegible] مین پورا حصہ نہین ملا۔

نیا سکہ۔ نکل کا جو ایک آنہ کا سکہ جاری ہوگا اس کا وزن ۶۰ گرین یعنی قریباً [illegible] ماشہ ہوگا۔

وائسرائے۔ ۲۰ مارچ کو کلکتہ سے چلین گے۔ لکھنؤ آگرہ۔ اجمیر سے ہو کر سرگودہ اور مونا (ضلع شاہ پور) کو جائین پھر راولپنڈی اور پشاور سے ہو کر اختتام اپریل کو پہلے شملہ جائین گے۔

پاگل۔ چند روز ہوئے لنڈن کی ایک ریل مین ایک پاگل صاحب سوار ہو گئے۔ جو شکل و صورت سے مہذب اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہو جانے پر آپ انجیل پڑھنے اور دو زانو ہو کر رونے اور دعا مانگنے لگے۔ اس کے بعد ہمراہی مسافرون کو لگے رسید کرنے شروع کئے۔ اتنے مین ٹرین سٹیشن پر پہونچی تو انہین گارڈ اپنی بریک مین لیگیا وہان انہون نے بریک کا اسباب و پارسل پھینکنے کی کوشش کی منع کرنے پر گارڈ کا گلا پکڑ لیا۔ گارڈ کا شور سن کر دوسرے مسافر مدد کو پہونچ گئے۔ نہین تو بیچارے کی جان ہی جاتی رہتی۔ آخرکار بمشکل تمام انہین پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے پاگل خانے بھجوا دیا تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ یہ صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہین۔

پیرس مین مسجد۔ فرانس کے صدر مقام پیرس مین عالیشان مسجد کی تعمیر کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس کے لئے گورنمنٹ فرانس نے مفت زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بندرگاہ درشیہ کے متصل ایک ٹکڑا زمین کا پسند کیا گیا ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ فرانس سے درخواست کی گئی کہ اگر مفت نہین تو قیمتاً یہ اراضی دی جاوے۔

بادشاہ ایڈورڈ۔ ہسپانیہ کے بادشاہ الفانسو کی شادی کے متعلق گفتگو کے واسطے بمقام بیارٹز واقع ملک جنوبی فرانس تشریف لیجائین گے۔

مراکو کانفرنس۔ مین آسٹریا نے جرمنی کی طرفداری سے بیزاری ظاہر کی ہے اور بیان کیا ہے۔ کہ جرمن کو چاہیئے کہ فرانس کی باتون کو مان لے۔

مشنریون سے جھگڑے ہونے کا نتیجہ۔ بمقام نان چنگ واقعہ کیانگ سی امریکہ کے مشنریون پر حملہ ہوا اور ان کو تباہ کیا گیا۔ ایک کنبہ دو جوان اور دو بچے قتل ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اب امریکن جہاز لڑائی کو جاتا ہے۔ مشنری بھی ہر جگہ جنگ کا پیش خیمہ بنتے ہین۔

فوجی اصلاح۔ پر لارڈ مورلے کا خط شائع ہوا بعض امور مین لارڈ کچنر کے برخلاف کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا جی چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت فی شیشی ہے

سنون فندان۔ تو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ کھوکھلی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا لگا ہو پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر نا تجربہ کاری نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا جن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ بس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۴ر

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ الحمید مقام گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴ر (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار عام ہے جو ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ر سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور بہت سے مفید مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا مسیحا و مہدی دوران آخر۔ وہ جس کے تھے تم منتظر وہ آگیا ہے اٹھو اس کی امداد کیواسطے اب یہ حمیت کا یارو یہی مقتضا ہے

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت و جگر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعصاب کو تقویت دیکر سکنے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے ۱۲ر

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ ۳ر

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک ۱۲ر

(۴) اکسیر ہتشناک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ۱۲ر۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ببل۔ خارش چشم۔ رہنا آنکھوں سے پانی جاری رہنا سلاق (پڑبال) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ ۸ر

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی ۱۲ر

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سندانوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	مائیہ	صہ	سیہ	عہ	ہے
½ صفحہ	سہ	دیہ	ممعہ	ہے	صہ
پورا کالم	سیہ	عسہ	عمہ	صہ	ہے
½ کالم	عسہ	معہ	معہ	للعہ	عہ
¼ کالم	عشہ	ہے	صہ	سے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۸ر سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ کا حساب علیحدہ ہوگا جو اشتہار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۱۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کیوقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ۸ر علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں